چہرے کے مہاسے وضو کرتے ہوئے بہیں تو کیا کریں؟

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2251

تاریخ اجراء: 24 جمادی الاولی 1445ھ/09 دسمبر 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر کسی کے چہرے پر مہاسے ہوں اور جب وہ وضو کرتا ہے یا وضو کرنے سے پہلے صابن سے منہ دھوتا ہے، تو مہاسوں سے خون یا دیگر رطوبتیں نکلتی ہیں، اگر نماز کا وقت کم ہو، تو اسے کیا کرنا چاہیے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر رطوبتیں صرف چمکتی ہیں، اتنی مقدار میں نہیں ہوتیں کہ تنہا خود بہہ سکیں تو وہ نہ ناپاک ہیں اور نہ ان کی وجہ سے وضو ٹوٹے، تو صابن لگانے یا ہاتھ لگانے سے صرف اتنی مقدار میں وہ نکلیں تو حرج نہیں۔

اور اگر بہنے کی مقدار برابر نکلتی ہیں تو اگر ایسا ہو کہ ہاتھ وغیرہ لگانے سے رطوبتیں نکلیں گی اور بغیر ہاتھ وغیرہ لگائے صرف پانی بہانے سے نہیں نکلیں گی تو ایسی صورت میں لازم ہے کہ ہاتھ وغیرہ لگائے بغیر پانی بہائے۔ اسی طرح اگر صابن لگانے سے نکلیں گی اور بغیر صابن کے نہیں نکلیں گی تو لازم ہے کہ بغیر صابن کے دھوئے۔

اور اگر بالفرض ایسی صورت ہو کہ فقط پانی بہانے سے بھی خون وغیرہ رطوبتیں نکلیں گی اور وہ تنہا خود بہنے کی مقدار برابر ہوں گی تو پھر چہرہ پر پانی نہ بہائے بلکہ ممکن ہو تو اس پر صرف مسح کر لے اور اگر اس پر مسح بھی نقصان کرے تو پھر پٹی وغیرہ کوئی چیز اس جگہ لگا کر مسح کر سکتا ہو تو اسے لگا کر مسح کرے ورنہ بغیر مسح کے اسے چھوڑ دے۔ اور کہنیوں سمیت ہاتھ اور ٹخنوں سمیت پاؤں دھوئے اور سر کا مسح کرے۔

کیونکہ اس صورت میں اکثر اعضا زخمی نہیں ہیں، فقط ایک عضو زخمی ہے، اور ایسی صورت میں یہی حکم ہوتا ہے کہ جو صحیح ہیں، ان کو دھوئے اور جس پر زخم ہے، اگر ممکن ہو تو اس پر ورنہ پٹی پر مسح کر لے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر بغیر مسح کے چھوڑ دے۔

مجمع الانہر میں ہے" (ولا يجمع بين الوضوء والتيمم۔۔۔فإن كان أكثر الأعضاء) أي أكثر أعضاء الوضوء (جريحا) في الحدث الأصغر أو أكثر جميع بدنه في الحدث الأكبر (يتيمم) ولا يجوز أن يغسل الصحيح ويمسح الجريح (وإلا) أي وإن لم يكن أكثر الأعضاء جريحا بل مساويا أو أكثر الأعضاء صحيحا (غسل الصحيح ومسح على الجريح) إن لم يضره وإلا فعلى الخرقة، ولا يجوز التيمم؛ لأن للأكثر حكم الكل "ترجمہ: وضو اور تیمم کو ایک ساتھ جمع نہ کرے، اگر حدث اصغر میں اکثر اعضائے وضو اور حدث اکبر میں پورے بدن کا اکثر حصہ زخمی ہو تو تیمم کرے اور اس صورت میں صحیح اعضاء کو دھونا اور زخمی اعضاء پر مسح کرنا جائز نہیں، اور اگر اکثر اعضاء زخمی نہ ہوں بلکہ برابر ہوں یا اکثر اعضاء صحیح ہوں تو صحیح اعضاء کو دھوئے اور زخمی اعضاء پر مسح کرے جبکہ مسح ضرر نہ دے ورنہ پٹی پر مسح کر لے اور اس صورت میں تیمم کرنا جائز نہیں کیونکہ اکثر کا حکم، کل کے حکم کی طرح ہوتا ہے۔ (مجمع الانہر، کتاب الطھارۃ، باب التیمم، ج 1، ص 44، دار إحياء التراث العربي)

در مختار میں ہے" والحاصل لزوم غسل المحل ولو بماء حار فإن ضر مسحه فإن ضر مسحها فإن ضر سقط أصلا "ترجمہ: حاصل یہ ہے کہ زخم کی جگہ کو دھونا لازم ہے اگرچہ گرم پانی سے دھوئے، اگر دھونے سے ضرر ہو تو مسح کرے، اگر جائے زخم پر مسح سے بھی ضرر ہو تو پٹی پر کرے، اگر اس سے بھی ضرر ہو تو معافی ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، ج 1، ص 280، دار الفکر، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم